Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 32, Sr.No.83, 2011, pp 45 - 66

مجلہ تحقیق
مجلہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۲، اپریل۔جون ۲۰۱۱ء، شمارہ ۸۳

مولانا فتح محمد جالندھری بطور نثر نگار

(تحقیقی اور تجزیاتی جائزہ)

ڈاکٹر محمد سلیم اسماعیل☆

Abstract:

Mulana fateh muhmmad khan jullandhry was a great writer and has agreat contribution towords Arabic,Urdu and persian languages and literatures.He wrote some valuable and prestigious books as Uttar Chand and Kapour sons deddicated him with following words:"The firm requested Mr Ftateh Muhammad Khan of Jullundur to write a number of Urdu and Persian Grammer for the primary ,Middle and High classes .He was the man best fitted for the work and to his great cradit ,acquitted himself nobly of it producing the best Grammers to India at that time".He has honour to translate the meanings of Holy Quran into Urdo entitled:"Fateh-ul-Hamid".He rendered his service to muslim community in Subcontinent.The article entitled above is a critical review of Moulan's books on various topic.

کوئی نہیں جانتا تھا کہ ۱۲۸۱ ہجری اور ۱۸۶۴ عیسویں کو ضلع ہوشیار پور کے ایک گاؤں (ٹانڈہ) میں بسنے والے ایک افغانی النسل خاندان کے ہاں پیدا ہونے والا شیر خوار برصغیر پاک و ہند کے علم وادب کے آسمان پر آفتاب بن کر چمکے گا۔اور اس کے ہاتھوں سرانجام پانے والی علمی

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ عربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد۔

ادبی خدمات برصغیر پاک و ہند کے عوام اور خصوصاً مسلم اقوام کے لئے ایک سند کی حثیت اختیار کر لیں گی۔مولانا پیدا تو ہوشیار پور کے ایک گاؤں ٹانڈہ میں ہوئے لیکن ان کی بودوباش جالندھر میں ہوئی، آخر اپنی تعلیم کے مراحل بہت جلد طے کرنے کے بعد افغانی خاندان کے اس سپوت نے اسی شہر یعنی جالندھر سے ہی اپنے قلم کے جوہر دکھانے شروع کر دیئے۔ یاد رہے، مولانا عربی، فارسی، اردو کے ماہر تھے انہیں نہ صرف ان زبانوں پر عبور حاصل تھا بلکہ ان کے آداب سے بھی واقف تھے۔(۱)

مولانا کی پوتی سنیہ خانم جو بقیدِ حیات ہیں، کے بقول، فارسی ان کی خاندانی زبان تھی اور انکے گھر یہی زبان بولی جاتی تھی لہذا مولانا فتح محمد خان جالندھری اردو، عربی اور فارسی کے مایہ ناز ادیب اور عالم تھے۔ان کی آمدن کا بڑا ذریعہ تصنیف و تالیف تھا۔مولانا نے اپنے محدود وسائل میں رہ کر امت مسلمہ اور عام اردو فارسی دان طبقے کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔(۲)

ڈاکٹر محمد نسیم عثمانی لکھتے ہیں۔:"ان کا مولد وطن ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور تھا، جالندھر میں سکونت اختیار کر لی تھی اس لئے جالندھری مشہور ہوئے۔تکمیل علوم دین کے بعد تصنیف و تالیف کی جانب متوجہ ہوئے۔علوم شرعیہ پر کئی کتابیں لکھیں، لیکن ان کی شہرت مترجمِ قرآن کی حثیت سے ہوئی"۔(۳)

اردو زبان و ادب میں مولانا کی خدمات بہت زیادہ ہیں انکی کتاب: مصباح القواعد اردو زبان و ادب کی معتبر کتاب سمجھی جاتی ہے۔صالحہ عبدالحکیم شرف الدین اپنی کتاب میں لکھتی ہیں:'' مولوی فتح محمد جالندھری اردو کی صرف و نحو کی کتاب: مصباح القواعد: کے مصنف ہیں''۔(۴) ہم ان کی تمام گراں قدر کتب کا مختصر جائزہ پیش کرتے ہیں۔

مولانا فتح محمد خان جالندھری کی کتب کو ہم تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں، مثلاً علوم شرعیہ، اردو اور فارسی زبان و ادب پر لکھی گئی کتب، علوم شرعیہ پر لکھی گئی کتب درج ذیل ہیں۔

۱)الاسلام	۲)ارشادات القرآن
۳)فتح الحمید (ترجمہ قرآن مع عربی متن)	۴)النخل والرمّان
۵) نفائس القصص والحکایات	۶)نفیس تحفہ

۷)نور ہدایت (ترجمہ قرآن بغیر عربی ۸)الوردو الریحان

۹)الیاقوت والرجان

اردو زبان و قواعد پر مشتمل کتب:۔

(۱) افضل القواعد ۲)طریق الاملاء

(۳)لطیف میوے (۴)مبادی القواعد

(۵) مصباح القواعد (۶)منہاج القواعد

فارسی زبان وادب پر کتاب :عمدہ القواعد:

مولانا فتح محمد خان جالندھری نہ صرف ایک ادیب تھے بلکہ ذوق سخن بھی رکھتے تھے، انہوں نے ترجمہ قرآن مکمل کیا تو اپنے ترجمہ قرآن کی خصوصیات کو منظوم صورت میں بیان کیا اور جب مصباح القواعد نامی اردو قواعد پر ایک گراں قدر کتاب لکھی تو ایک بہترین نظم کی صورت میں اس کتاب کی اہمیت کو اجاگر کیا۔مولانا کی وہ نظم جو انہوں نے اپنی کتاب مصباح القواعد کی تکمیل پر لکھی ملاحظہ ہو:۔

پرانی سب کتابیں ہیچ ہیں اب ہوئی ممتاز مصباح القواعد
بجا ہے حق بجانب ہے روا ہے کرے گر ناز مصباح القواعد
کرینگے سب ہوا خواہاں اردو تیرا اعزاز مصباح القواعد
زبان میں ڈال دی ہے جان تو نے کیا اعجاز مصباح القواعد
یہ تیری شوخیاں ہیں تیرے حق میں پر پرداز مصباح القواعد
پری بن کر اڑے گی تو انہیں سے یہ ہے اک راز مصباح القواعد
گئی پنجاب سے ہندوستان تک تری آواز مصباح القواعد
تری اک اک ادا پر جان دینگے تیرے جانباز مصباح القواعد
در گنج معانی آج تو نے کیا ہے باز مصباح القواعد
کرے گی چار سو علم میں ظاہر نئے انداز مصباح القواعد (۵)

اس طرح ان کی کتاب "الاسلام" کے آخر میں بھی ایک حمد ادرج ہے جو ان کے ذوق سخن کی منہ بولتی مثال ہے۔

(۱) الاسلام:۔ علوم شرعیہ پر مشتمل مولانا کی یہ کتاب بزبان اردو تمام ہندوستان میں بسنے والے مسلمانوں خصوصاً بچوں اور عورتوں کے لئے بہت مفید تھی۔ مولانا کتاب مذکور بارے رقم طراز ہیں۔ "آج کل ہندوستان میں مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم کا عجب حال ہو رہا ہے کہیں تو اسلامی مدارس میں بعض انجمنوں کی تالیفات پڑھائی جاتی ہیں اور کہیں اور لوگوں کا سلسلہ کتب دینیات مروج ہے، لیکن ان سب کتابوں میں پہلے نماز روزے کا معمولی بیان ہے۔ جو بچوں کو پڑھایا جاتا ہے حالانکہ جو چیز سب سے مقدم اور ضروری ہے وہ مسلمانوں کو عقائد اسلامیہ سے آگاہ کرنا اور ان کو صحیح الاعتقاد بنانا ہے۔ اور ان کے بیان سے یہ تمام کتابیں خالی ہیں۔ اگر عقائد درست نہیں خصوصاً خدا تعالی کے بارے میں مثلاً کوئی شخص ان کی ذات یا صفات میں کسی کو شریک بناتا اور چشمہ توحید کو مکدر کرتا ہے۔ تو وہ ایسے گناہ عظیم کا ارتکاب کرتا ہے جو کبھی بخشا نہیں جائے گا۔ اس کے تمام اعمال نا مقبول اور اسکی تمام عبادات ضائع ہیں جن پر ایمان لانا خدائے تعالی کے حکم کے مطابق نہایت ضروری ہے۔ اور اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے :الاسلام: لکھی گئی ہے۔ جو اسلامی عقائد کے بارے نہایت مفید اور بہترین کتاب ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب سابق ناظم ندوہ العلماء اور مولوی ابو محمد ابراھیم صاحب بانی مدرسہ احمدیہ اور دیگر علمائے کرام نے اس کو بہت پسند فرمایا۔ اور مولوی نذیر احمد صاحب نے تو اندازِ بیان سے خوش ہو کر جا بجا" گڈ" ویری گڈ"، نائس، ویری نائس، جزاک اللہ وغیرہ الفاظ تحسین سے داد سخن شناس دی ہے"۔(۶)

حفیظ جالندھری نے اپنے ایک مقالہ بعنوان :"مولوی فتح محمد جالندھری":ان کی کتاب:الاسلام بارے لکھا ہے: "حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی کی نظر سے جب اس کتاب کا مسودہ گزرا تو صحت عقائد اسلوب بیان ،اور لطافت بیان سے خوش ہو کر اس کے حاشیہ پر جا بجا گڈ، ویری نائس جیسے الفاظ لکھ کر داد سخن شناس دی ہے"۔(۷) یہ کتاب مولانا کے ترجمہ قرآن "فتح

الحمید" سے پہلے لکھی گئی جیسا کہ انہوں نے خود اپنے ترجمہ ھذا کے مقدمہ میں لکھا" میرے دل میں کبھی یہ اخیال نہیں پیدا ہوا تھا کہ قرآن مجید کا بالاستعیاب ترجمہ کردوں مگر چونکہ یہ سعادت میری قسمت میں لکھی تھی اسلئے الاسلام، ارشادات القرآن اور نفائس القصص والحکایات " کا شائع ہونا تھا کہ سخن شناسان اہل مذاق نے تمام قرآن کے ترجمہ کر دینے کے لئے فرمائش کر دی."۔(۸)

(۲)ارشادات القرآن:۔ مولانا فتح محمد خان جالندھری نے قرآن حکیم میں موجودہ آیات جو عقائد اسلامیہ سے متعلق تھیں ان کا بزبان اردو سلیس اور با محاورہ ترجمہ کیا جو قاری کو بڑے احسن انداز میں اسلامی عقائد سے واقفیت دلاتا ہیں۔اس کتاب کے دو حصے تھے ایک حصہ کا نام نفائس القصص والحکایات اور دوسرے کا نام ارشادات القرآن رکھا یہ کتاب ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۳ء کو نولکشور پریس سے شائع کی گئی۔(۹) اس کی کئی طبعات منظر عام پر آئیں کیونکہ ہندوستان میں یہ کتاب بہت زیادہ مشہور ہوئی اور بڑے جید علمانے اس پر تحسینی کلمات کہے اور کئی اخبارات جرائد نے بھی مولانا کی اس خدمت جلیلہ کا اعتراف اپنے خاص انداز میں کیا۔

حیدر آباد دکن سے نکلنے والے اخبار ''دکن'' نے یوں تبصرہ کیا:''کوئی کتاب ہمارے ملک میں اس قدر نہیں چھپتی اور نہیں بکتی ۔ جتنا قرآن شریف ۔اور پھر جس قدر اہتمام چھپائی لکھائی اور صحت کا اس کے لئے کیا جاتا ہے۔اور صنعتوں نے جو کمال اس کے خوشخط لکھنے اور اس کے آراستہ کرنے میں دکھایا ہے وہ بھی شاید کسی کتاب کو نصیب نہ ہوا ہوگا۔علاوہ اس کے حافظ ہزار ہا موجود ہیں جو بغیر کسی زیرو زبر اور پیش کے رات بھر میں سارا قرآن شروع سے آخر تک سنا دیں۔لیکن باوجود اس کے اگر یہ سوال کیا جائے کہ کتنے مسلمان ہیں جو کلام خدا کو سمجھتے ہیں یا سمجھ کر پڑھتے ہیں تو ان کی تعداد اس قدر کم نکلے گی کہ جسے سن کر حیرت ہو۔تو کیا یہ کلام صرف اسی قدر لوگوں کے لئے نازل ہوا تھا؟ جب ہمارا یہ دعوہ ہے کہ قرآن کریم سارے عالم ،قوم وملت کے لئے نازل ہوا ہے۔تو اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ سارے عالم کو اس کے سمجھنے کے لئے عربی پڑھنا لازم ہے۔بلکہ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کا ترجمہ کر کے تمام دنیا کی اقوام میں پیش کریں۔؟

خیر اتنی توفیق تو ہمیں کہاں تھی۔کہ ہم دوسری قوموں کے لئے اتنا بار اٹھائیں۔ہم اپنی ہی قوم کو کیوں نہ دیکھیں جو قرآن کو کلام خدا مانتی ہے زبان سے سب مانتے ہیں مگر عملاً کوئی نہیں مانتا۔یہاں تک کہ جو سمجھ سکتے ہیں وہ بھی نہیں مانتے۔عوام تو خیر معذور ہیں کہ عربی نہیں جانتے۔اور عربی خوانوں کے نصاب تعلیم ہی میں قرآن کریم داخل نہیں۔وہاں فقہ وغیرہ پر سارا زور ہے۔نہ انھیں قرآن پڑھایا جاتا ہے۔اور نہ وہ خود پڑھیں فقہ کی چاٹ ایسی پڑ جاتی ہے کہ پھر دوسری چیز میں مزہ نہیں آتا۔یہ جو آئے دن ذرا ذرا سی بات پر لٹھ چل جاتے ہیں اور آمین کے بلند آواز سے کہنے، ہاتھ سینے پر باندھنے یا ناف پر باندھنے، رفع یدین کرنے، ایڑیاں ملا کر کھڑے ہونے یا الگ رکھنے پر تکرار بڑھتے بڑھتے خون ہو جاتے ہیں تو اس کی کیا وجہ؟ یہی قرآن کا نہ جاننا، ہم نے ایک مستند عالم کو اپنے کانوں یہ کہتے سنا، اسلام اور ایمان کے لئے صرف فقہ کا پڑھ لینا کافی ہے۔حدیث اور قرآن کریم کا پڑھنا محض تبرکاً ہے۔ابتک ہم یہی سمجھے ہوئے تھے، کہ عوام ہی نے قرآن کریم کو بالائے طاق رکھ دیا ہے، مگر اب معلوم ہوا کہ علما ان سے بھی دو قدم آگے ہیں۔انھوں نے سرے سے ضرورت ہی نہ سمجھی۔ایک دفعہ کا ذکر ہے، کہ ایک واعظ صاحب نے مسجد میں بڑے زور شور سے یہ واعظ کہا، کہ جو شخص امام کے پیچھے الحمد نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔واعظ جب ختم ہو چکا تو ہمارے ایک بزرگ حضرت واعظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، کہ حضرت میں تو قسم کھاتا ہوں جو آج سے نماز پڑھوں، واعظ صاحب نے فرمایا توبہ کرو توبہ کرو یہ کیا کفر بکتے ہو، انھوں نے کہا حضرت میں کفر دفر کچھ نہیں جانتا، بات سنئے میری عمر اس وقت پچاس سال کی ہے آج تک امام کے پیچھے میں نے کبھی الحمد نہیں پڑھی، تو ان پچاس برسوں کی عبادت تو رائیگاں گئی، اب فرض کیجیے میں نے الحمد پڑھنی شروع کر دی، پچاس سال بعد آپ سا کوئی اور واعظ آ گیا اور اس نے کہا کہ جو امام صاحب کے پیچھے الحمد پڑھے گا اس کی نماز نہ ہوگی تو اس طرح میری ساری عمر غارت ہوگئی اور میں کہیں کا نہ رہا۔سو حضرت میں ایسی نماز سے باز آیا، غرض نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ ہم قرآن سمجھ کر نہیں پڑھتے ورنہ ان سب

جھگڑوں کی جڑ کٹ جائے۔

جن لوگوں نے مسلمانوں کے زوال کے اسباب پر غور کیا ہے انھوں نے سب سے بڑا سبب یہ بتایا ہے کہ لوگوں نے قرآن کریم پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔اس پر علما کو نیز پرانی نئی روشنی والے تمام صاحبوں کو کامل اتفاق ہے۔لیکن کوئی یہ نہیں دیکھتا کہ عمل ہو کیونکر؟ جسے ہم سمجھ ہی نہیں سکتے اس پر عمل کیسے کر سکتے ہیں۔علما جن کا سب سے بڑا فرض تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم دیں اور قرآن کے ترجمے مختلف زبانوں میں شائع کریں وہ سب میں ہٹے ہیں۔وہ آپس میں تو تو مَیں مَیں کر لینے اور عوام پر عربی آیات پڑھ کر رعب جما لینے کو کافی سمجھتے ہیں۔علاوہ اس کے قرآن کا ترجمہ کرنا اور اسے شائع کرنا ان کے مذہب میں جائز نہیں۔عربی سب پڑھ نہیں سکتے ترجموں کا الگ شائع کرنا گناہ ٹھہرا۔اب کام چلے تو کیسے اور کوئی مذہب کو سمجھے تو کیونکر،غرض خود نہ دوسرے کو کرنے دیں مطلب یہ کہ لوگ ان کے محتاج رہیں۔

ہمیں دل سے شکریہ ادا کرنا چاہیے مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری کا انھوں نے کڑا دل کر کے اس نہایت ضروری کام کو سرانجام دیا۔اور تمام اردو خوان مسلمانوں پر احسان عظیم کیا، انھوں نے بغرض سہولت ناظرین قرآن کا اردو ترجمہ دو حصوں میں کیا ہے،ایک حصے میں تو احکام اور عبادات و معاملات ہیں دوسرے میں قصص۔پہلے کا نام ارشادات القرآن ہے،دوسرے کا نفائس القصص والحکایات ترجمہ صاف سلیس زبان میں ہے۔اب ہر شخص جو اردو پڑھ سکتا ہے قرآن کے مطالب پر حاوی ہو سکتا ہے،اور کلام خدا کو اسی طرح سمجھ سکتا ہے جیسے ایک عربی دان ملا اور شاید اکثر ملاؤں سے بہتر یہ دونوں حصے مصنف سے مل سکتے ہیں۔(۱۰)

"ریاض الاخبار" (گورکھ پور) نے بھی ان الفاظ سے اس کتاب بارے لکھا؛ "جناب نواب الدین حسین خان صاحب رئیس اعظم بڑودہ نے مولانا فتح محمد خان جالندھری کی طرف سے بھیجے گئے خط کا جواب یوں دیا "السلام علیکم و رحمتہ اللہ کتاب ارشادات القرآن مجھے نہایت پسند آئی،آپ نے اس تاریک ملک میں بہت بڑی روشنی پھیلانے کا کام کیا ہے یہ خدمت تائید غیبی

سے آپ کے ہاتھ لگی جو کسی کو نہ سوجھی تھی۔ میرا مشغلہ رات دن کتب بینی ہے میں آپ سے سچ کہتا ہوں کہ قرآن کریم کو اس قدر آسان کر دینے والی کتاب آج تک میری نظر سے نہیں گزری۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے ہر مسلمان حرز جان بنا کر رکھے۔ اس کتاب کو شہرت دینے میں آپ زیادہ کوشش کیجیے تا کہ ہندوستان کے ہر گوشے میں اس کی خبر پہنچ جائے اور ہر جگہ اس کے فروخت کرنے کے لئے ایجنٹ مقرر کیجیے"۔(۱۱)

جناب سید امجد علی صاحب اشہری اپنے ایک مضمون جو اخبار "وکیل امرتسر" میں شائع ہوا مولانا کی اس کتاب بارے لکھتے ہیں: "ہندوستان کے مسلمان مرد اور عورتوں کو جو صرف اردو پڑھ سکتے ہیں یا یہ کہ وہ قرآن کریم کے معنوی مقاصد کا ادراک نہیں کر سکتے ایک ایسی کتاب کی بڑی ضرورت ہے جو ان کو قرآن کے احکام اور اسلام کے اخلاق و اداب سے واقف کرے۔ اس کمی کو جناب مولانا فتح محمد خان نے عمدہ طریق سے پورا کیا۔۔۔۔۔۔۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہر مسلمان مرد اور عورت اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مسلمانوں کی بڑی بڑی درسگاہوں مدرسۃ العلوم علیگڑھ و انجمن حمایت اسلام لاہور و انجمن اسلامیہ بمبئی و مدارس وغیرہ میں اس کی اشاعت عام کا موقع دیا جائے اور تمام لکھی پڑھی عورتیں اس کے مطالعے کو مقدم سمجھیں۔(۱۲)۔

رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے اس کتاب پر یوں تبصرہ کیا: "مولف نے اس بات کو نہایت ضروری سمجھا ہے کہ ہر ایک مسلمان جو اردو بول سکتا اور سمجھ سکتا ہے قرآن مجید سے واقف کر دیا جائے۔ اس لئے قرآن کریم میں سے تمام احکام و ہدایات الگ اور قصص و حکایات الگ اردو زبان میں جمع کر دئے ہیں (۱۳)

(۳) فتح الحمید:۔ مولانا فتح محمد خان جالندھری کی وجہ شہرت انکا ترجمہ قرآن کریم ہے جو ۱۹۰۰ عیسوی کو پہلی بار زیور طبع ہو کر منظر عام پر آیا اور اس کا نام فتح الحمید رکھا یہ ترجمہ قرآن برصغیر کے طول و عرض میں بہت مشہور ہوا۔ اس ترجمہ قرآن کے مشہور ہونے کی وجوہات درج ذیل تھیں:۔

۱) یہ تفسیری اور با محاورہ ترجمہ قرآن ہے۔

۲) اس میں عربی متن کے ساتھ قرآن کریم کی آیات کے حوالے بھی درج ہیں۔

۳) یہ ترجمہ قرآن جمہور تفاسیر سے ماخوذ اور تمام مسلم مکتبہ فکر کے لئے قابل قبول ہے۔

۴) یہ ترجمہ قرآن واحد ترجمہ قرآن ہے جس کی زبان انتہائی سادہ سلیس اور عام فہم ہے کہ سو سال گزر جانے کے بعد آج بھی تر و تازہ ہے۔

۵) اس ترجمہ قرآن میں بعض جگہ جہاں مولانا نے ضروری سمجھا بین القوسین تشریحی الفاظ بھی لکھے ہیں۔

۶) اس اردو ترجمہ قرآن میں کسی قسم کے خاص فرقے کا تاثر نہیں ملتا بلکہ معتبر تفاسیر سے ماخوذ ہے۔

۷) اس ترجمہ قرآن میں ہندی سنسکرت الفاظ کی بجائے عربی و فارسی کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

۸) غیر ضروری اور زائد الفاظ کے استعمال سے گریز کیا گیا۔

۹) یہ ترجمہ قرآن نہ لفظی ترجمہ نہ ہی تفسیری بلکہ مفہوم کو بڑے احسن انداز میں نپے تلے الفاظ میں تحریر کیا گیا ہے۔

اس ترجمہ قرآن پر برصغیر پاک و ہند کے اخبارات و رسائل اور مختلف علمی شخصیات نے بڑے اچھے اور احسن انداز میں خراج تحسین پیش کیا۔ جس سے اس عظیم ترجمہ قرآن کی شہرت کو چار چاند لگ گئے۔

اس ترجمہ قرآن میں چند ایک الفاظ جو متروک ہونے کی بنا پر مشکل اور اب نا قابل سمجھ ہیں ان کے علاوہ یہ بہت ہی آسان ترجمہ قرآن ہے۔

ہاں مولانا چونکہ عربی، فارسی اور اردو زبان و ادب سے خاصے واقف تھے اس لئے انہوں نے فارسی کے اکثر الفاظ کا استعمال کیا مثلاً اسم الجلاہ کا ترجمہ رب سے کیا ہے جو کہ لفظ اللہ کی نسبت زیادہ درست نہیں ہے۔

یہ ترجمہ قرآن اجتھادی ترجمہ ہے مثلاً مولانا نے اکثر اردو مترجمین کے برعکس کلمہ " البقرہ" کا ترجمہ " گائے " کی بجائے" بیل" کیا ہے۔مختصر یہ کہ یہ ترجمہ قرآن اپنی لمبی عمر کے باوجود آج بھی بالکل تروتازہ اور آسان ہے حالانکہ ہر زبان پچاس ساٹھ سال کے بعد بہت حد تک بدل جاتی ہے اور نئے الفاظ کی وجہ سے مشکل بھی ہو جاتی اس کے باوجود یہ ترجمہ آسان ہے اور دیگر ترجموں کی نسبت بہت کم مشکل الفاظ ہیں یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے سرکاری اداروں میں قرآنی آیات کے ترجمے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان ریڈیو، ٹیلی ویزن پر یہی ترجمہ قرآن پیش کیا جاتا ہے۔

اس ترجمہ قران کے ادبی محاسن کا ناقدانہ جائزہ ، اس عنوان پر راقم نے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ عربی سے ڈاکٹر اف فلاسفی کی ڈگری بھی حاصل کی ۔ اس کے علاوہ یہ ترجمہ قران نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان میں بھی علمی ادبی حلقوں میں بہت زیادہ شہرت کا حامل ہے ۔(۱۴)

(۴)النخل والرمان:۔ مولانا فتح محمد خان جالندھری نے ہندوستان کے طول وعرض میں بسنے والے مسلم افراد کی تربیت اور اخلاقیات سنوارنے کا عزم کیا ہوا تھا۔اس عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے انہوں نے قرآن وحدیث سے ماخوذ مضامین کا ترجمہ نہایت سلیس انداز میں پیش کیا اور اس سلسلہ کی ایک کڑی انکی یہ کتاب النخل والرمان ہے جو انہوں نے لاہور سے طبع کروائی اور تمام ہندوستان میں بہت مشہور ہوئی۔ (۱۵)

نفائس القصص والحکایات: مولانا کی یہ کتاب ۱۳۳۲ھ ۔۱۹۱۴ عیسویں کو لاہور کے نولکشور پریس سے شائع ہوئی ۔اس کتاب کے سبب تالیف بارے مولانا رقمطراز ہیں:"میں ایک حدیث کی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا چونکہ بہت سی حدیثوں سے لطفِ حکایات حاصل ہوتا تھا ۔اس لئے میرے دل میں خیال ہوا کہ اگر قرآن مجید اور کتب حدیث میں سے قصص وحکایات انتخاب کر کے اردو میں ایک ایسی کتاب جمع کر دی جائے جس سے اور فائدوں کے علاوہ ذائقہ ایمان ویقین اور

آگہی از امور دین حاصل ہو تو بچوں کے لئے نفع کا موجب ہوگا اور لطف کا بھی، پس میں نے کتب مذکورہ سے یہ مجموعہ دو حصوں میں منقسم کر کے مرتب کیا۔ پہلے حصے میں وہ قصے اور حکایتیں لکھیں جو قرآن مجید میں مذکور ہیں، دوسرے میں وہ جو کتب احادیث" میں(۱۶)مذکور ہیں

یہ کتاب خالصتاً ہندوستان میں بسنے والے مسلمان بچوں اور عورتوں کے عقائد کی پختگی کے لئے لکھی گئی اس مقصد سے مولانا کی علمی بصیرت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔اس کتاب میں احادیث کی کتب اور قرآن مجید میں مذکور وہ واقعات ہیں جنہیں پڑھ کر روحانی سکون کے ساتھ ساتھ ذہنی مسرت حاصل ہوتی ہے انہیں بڑے سلیس اور آسان الفاظ میں بزبان اردو بیان کیا گیا ہے مثلاً " آدم اور فرشتوں کا قصہ "، "اصحاب کھف کا قصہ"، اور دیگر انبیاء وصالحین کے قصص کا اردو میں بیان ہے۔اس کتاب پر ہندوستان کے تمام اہل علم کے علاوہ اخبارات رسائل نے خراج تحسین پیش کیا اور مولانا کی سعی خیر کو سراہا۔

ان اخبارات و رسائل میں "تحفہ دکن" جو پونا سے شائع ہوتا تھا ایک اور "افضل الاخبار" جو دہلی سے نکلتا تھا اور "دلچسپ" جو امرتسر سے شائع ہوتا تھا ان اخبارات نے مولانا کی اس کتاب پر شاندار ریویو شائع کیا۔

تحفہ دکن نے مولانا کی کتاب ارشادات القرآن اور نفائس القصص والحکایات بارے لکھا ہے:۔ "لائق مترجم نے سورہ ہائے قرآن پاک کا اردو میں بہت عمدہ اور فصیح ترجمہ کیا ہے ۔عبارت پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے، کہ کوئی اصلی عبارت ہے۔ایسی کتاب کی ضرورت تھی اور شکر خدا کا کہ اس کام کو جناب خان صاحب نے عمدہ طور سے انجام کو پہنچایا۔وقعی کتاب کو ہمارے مدرسوں میں داخل کرنا چاہیئے ۔اور ہر شخص کو بھی پڑھنا ضرورت سے ہے۔مسلمانوں کو ایسی کتاب کی قدر دانی کرنی چاہیئے ."۔(۱۷)

افضل الاخبار (دہلی) نے یوں تبصرہ کیا:۔" عوام کو خاص امور و حکایات قرآنی کی تلاش میں جو دشواریاں عارض ہوتی تھیں مولانا نے علیحدہ علیحدہ یکجا کر کے انسداد کر دیا ہے(۱۸)۔اخبار:

دلچسپ نے لکھا: "یہ کتاب مسلمانوں کی ضروریات زمانہ کے لحاظ سے ایک غیر مترقبہ نعمت ہے۔آج کل کی مذہبی بے پروائی نے ہر قوم وملت کے مذہبی تقدس اور صراط مستقیم سے بہت دوری ڈال دی ہے۔۔۔۔۔۔ہمارے نزدیک ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس قیمتی کتاب کو حاصل کرے اور اپنے خاندان کواس کے فیض سے محروم نہ رہنے دے"۔(۱۹) نفس المصدر

ایک اخبار "چکیدہ" میں مولوی سید ممتاز علی نے مولانا کی مذکورہ کتاب بارے لکھا: "مولوی فتح محمد خان صاحب نے حال میں دونئی کتابیں تصنیف و شائع کر کے مسلمانوں پر بہت احسان کیا ہے۔ایک کتاب "ارشادات القرآن ہے" جس میں قرآن کے احکام و ہدایت کو منتخب طور پر نہایت با محاورہ اردو میں لکھا ہے دوسری کتاب "نفائس القصص والحکایات" ہے جس میں تمام قرآن کے قصے نہایت با محاورہ، سلیس اور رشتہ اردو میں جمع کئے گئے ہیں"۔(۲۰)

(۶) نفیس تحفہ:۔مولانا فتح محمد خان جالندھری نے برصغیر پاک و ہند کے مسلمان عورتوں اور بچوں کے اخلاقیات سنوارنے کے لئے ایک کتاب قرآن وحدیث سے ماخوذ مضامین پر مبنی لکھی اور اس کا نام نفیس تحفہ رکھا یہ کتاب ۱۹۱۹ء کو عطر چند اور کپور سنز ،لاہور سے شائع ہوئی ۔گویا یہ بڑی مختصر سی کتاب ہے لیکن اس میں بڑے احسن انداز میں اخلاقیات پر مبنی قرآن وحدیث سے مختصر واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔(۲۱)

(۷) نور ہدایت: نور ہدایت اصل میں مولانا فتح محمد خان جالندھری کا وہ ترجمہ قرآن ہے جو انہوں نے بغیر عربی متن کے برے سلیس اور عام فہم انداز میں کیا تھا۔یہ ترجمہ قرآن آیات کریمہ کے نمبر شمار کے ساتھ اردو زبان میں اردو تراکیب کے لحاظ سے آسان الفاظ میں کیا گیا ہے۔اور یہ ترجمہ قرآن مکمل قرآن کریم کا ترجمہ ہے۔یہ ترجمہ قرآن مولانا کے رسالہ ''الاسلام'' میں قسط وار چھپتا رہا اور بعد میں مولانا نے اسے نور ہدایت کے نام سے یکجا شائع کروا دیا۔ (۲۲)

(۸) الوردو والریحان:۔ مولانا فتح فرمان جالندھری نے ایک کتاب قرآن مجید اور احادیث نبوی سے ماخوذ واقعات وقصص کے ترجموں پر مشتمل لکھی اور اس کا نام الوردوالریحان رکھا۔یہ

کتاب مولانا نے خصوصاً برصغیر پاک و ہند کے مسلمان بچوں اور عورتوں کے لئے لکھی تھی۔اور یہ چھوٹی سی کتاب پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں موجود ہے۔(۲۳)

(۹)الیاقوت والمرجان:۔ یہ مختصر سی کتاب بھی مولانا نے اپنی دیگر کتب کی طرح مسلم عوام کے بچوں اور عورتوں کی ذہنی و اخلاقی تربیت کے لئے لکھی۔اس کتاب میں آپ نے قرآن و حدیث سے منتخب مضامین کا ترجمہ شامل کیا۔یہ کتاب بھی پنجاب پبلک لائبریری میں موجود ہے۔(۲۴)

اردو قواعد پر مولانا کی تصنیفات:۔

(۱)افضل القواعد:۔ مولانا فتح محمد جالندھری نے اردو قواعد پر لکھنے والی کتب کا جو سلسلہ شروع کیا ان میں ایک افضل القواعد نامی چھوٹی سی کتاب بھی شامل ہے جو دیگر کتب کی طرح پنجاب یونیورسٹی کے نصاب میں شامل تھی۔اس میں قواعد ایسے آسان انداز میں بیان کیے گئے کہ نہایت سہولت سے بچوں کے ذہن نشین ہو جائیں۔یہ کتاب رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز کی طرف سے ۱۹۱۶ء کو شائع کی گئی جس کو جناب ڈائریکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب نے بروے سرکلر نمبر۲۰ سیریل نمبر ۶۴۴۷ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۱۴ء کو ٹیکسٹ بک مقرر فرمایا۔(۲۵)

(۲)رسالہ الاسلام کا اجراء:۔ مولانا جالندھری کے دل میں شروع سے ہی تحقیق و اصلاح کا جذبہ موجزن تھا اس کی تکمیل کے لئے آپ نے ایک خالص علمی ادبی رسالے کا اجراء کیا اور اس رسالے کے اجراء کے مقصد سے ملک کا ایک طویل سفر بھی کیا اور ۱۹۱۲ء میں اس رسالے کا پہلا نمبر شائع ہوا۔اس رسالے کے اجراء کا مقصد اردو زبان میں واقع تمام اغلاط کو دور کرنا تھا جو عدم تحقیق سے اس زبان میں آ چکی تھیں۔اس رسالے کا منظر عام پر آنا تھا کہ اردو زبان و ادب کے جید علماء جن میں خواجہ الطاف حسین حالی،نواب علی حیدر طباطبائی،مولوی ذکاء اللہ صاحب دہلوی۔سرسید احمد خان صاحب دہلوی، سید فضل الحسن ،مولانا حسرت موہانی ،جناب حکیم برہم صاحب (ایڈیٹر"

مشرق" گورکھ پور) نے اپنے تحسینی الفاظ میں مولانا کی اس خدمت جلیلہ کی پزیرائی فرمائی۔"حفیظ جالندھری نے اپنے مضمون میں اس علمی ،ادبی ،تحقیقی اور اصلاحی رسالہ کے بارے لکھا۔" اس رسالے نے جن علمی ، ادبی ،تحقیقی ،اصلاحی مضامین کا سلسلہ جس طریقے پر شروع کیا تھا اگر وہ برابر جاری رہتا تو اردو زبان اغلاط و اسقام سے پاک ہوکر اس وقت بلند مرتبہ زبانوں میں شمار ہوتی ۔۔۔لیکن ایک خالص علمی رسالے کے قیام کی ضمانت ہر صاحب ہمت کا کام نہیں ہیمز ید براں کئی ایک حوادث اور حوصلہ شکن واقعات کی تاب نہ لا کر بے حد حسرت اور افسوس کے ساتھ مولوی صاحب اس کے بند کر دینے پر مجبور ہو گئے۔"۔(۲۶)

(۳)طریق الاملا: مولانا فتح محمد جالندھری نے اہل اردو کے تلفظ کی صحیح ادائیگی کی خاطر ایک چھوٹی سی کتاب طریق الاملا کے نام سے لکھی جس میں اردو زبان کے روز مرہ الفاظ کے تلفظ کو احسن انداز میں بیان کیا گیا اور دلچسپ واقعات لکھ کر اس کتاب میں قاری کے لئے دلچسپی پیدا کر دی۔ یہ کتاب ۱۹۱۹ء کو عطر چند اینڈ کپور سنز لاہور سے شائع ہوئی ۔یہ مختصر سی کتاب پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں موجود ہے۔(۲۷)

(۴)لطیف میوے:۔ مولانا جالندھری نے برصغیر پاک و ہند میں بسنے والے مسلمانوں خصوصاً بچوں اور عورتوں کے اخلاقیات سنوارنے کا عزم کیا ہوا تھا۔اس لئے انہوں نے اخلاقیات پر مبنی اسلامی واقعات کو بزبان اردو بڑے آسان انداز میں بیان کیا اس کتابچے کا نام انہوں نے لطیف میوے رکھا۔یہ کتاب عطر چند اینڈ کپور سنز والوں نے شائع کی۔(۲۸)

(۵)مبادی القواعد:۔ "مبادی القواعد نامی" کتاب بھی مولانا نے اردو قواعد پر لکھی یہ کتاب بھی چوتھی جماعت کے نصاب میں شامل تھی۔اس کتاب کے دیباچہ میں یوں لکھا ہوا ہے۔" سر رشتہ تعلیم پنجاب کی طرف سے اردو گرامر کی دو کتابیں مدت سے داخل درس تھی ایک صرف ونحو اردو دوسری قواعد اردو ۔پہلی کتاب تو اپر پرائمری کلاسوں کے نصاب تعلیم میں داخل تھی دوسری مڈل سکولوں کے کورس میں ۔ہم نے جب ان کتابوں کو دیکھا قطع نظر ان کے اور نقصوں کے

اس بوجھ کی طرف سے سخت تعجب کیا(۲۹)

(۶) منہاج القواعد:۔ انٹرنس کے امتحانات کے لئے مولونا کی ایک کتاب بعنوان" منہاج القواعد" کے نام سے ۱۹۱۹ء میں عطر چند کپور سنز کی طرف سے شائع کی گئی۔ یہ کتاب اردو زبان و قواعد پر مشتمل تھی۔ یہ کتاب بھی پنجاب یونیورسٹی کے ہائی جماعتوں کے نصاب میں شامل تھی مولانا اس پر لکھتے ہیں ۔" میں نہائیت خوشی سے پنجاب یونیورسٹی کی اس قدر شناسی کا بھی اعتراف کرتا ہوں کہ اس نے زبان اردو کی ضرورتوں پر نظر کر کے اس کتاب کو بھی ہائی سکولوں کے نصاب تعلیم میں داخل کر دیا ہے"۔(۳۰)

(۷) مصباح القواعد:۔

مولانا فتح محمد خان جالندھری اردو قواعد پر دسترس رکھتے تھے ان کے معاصرین نے ان کی اس مہارت کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ ان کی لکھی ہوئی کتب کو جائز مقام دلوانے میں ان کی بھرپور حمایت کی۔ مولانا وہ اپنی گراں قدر کتاب مصباح القواعد کے دیباچہ میں رقمطراز ہیں "یہ کتاب کسی ایسی نیک ساعت میں لکھنی شروع کی گئی تھی کہ قبولیت نے اسے حسن بن کر دکھایا اور شہرت نے پری بنا کر اڑایا خواص نے اس کی طرف توقع سے بڑھ کر توجہ کی۔۔۔۔۔۔انہوں نے اس کو نہایت شوق و استحسان کی نگاہ سے ملاحظہ فرمایا ۔۔۔۔۔۔بعض پاک دل جوہر شناسوں نے جو مراتب عالی پر فائز ہیں باوجود اس کے

کہ مجھ میں اور ان میں مطلق تعارف و شناسائی نہ تھی۔ اس کی قدر دانی اور طالب علموں کی نفع رسائی کے لئے سر رشتہ تعلیم پنجاب کے ڈائریکٹر صاحب کی خدمت میں از خود پر زور سفارش کی۔ ٹیکسٹ بک کمیٹی نے اس کی بہت سی جلدیں خرید کر میری عزت بڑھائی اور سکولوں کی لائبریریوں کے لئے اسے منظور فرمایا"۔(۳۱)

مولانا شبلی نعمانی نے انجمن حمایت اسلام اجلاس منعقدہ ۱۹۰۴ء کی روئیداد میں کتاب ھذا بارے یوں لکھا: انجمن کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اردو زبان کے قواعد پر ایک مکمل اور بسیط

کتاب تیار کروائے چنانچہ جلسہ انتظامی منعقدہ ۲۵ اگست ۱۹۰۳ء میں یہ طے ہوا تھا کہ اس غرض کے لئے شمس العلماء ، مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی علی حیدر صاحب طباطبائی ، پروفیسر نظام کالج سے درخواست کی جائے اسی اثنا میں مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری کی ایک کتاب اس مضمون پر انجمن میں آئی یہ کتاب تمام اور کتابوں
کی نسبت نہایت مفصل لکھی گئی ہے۔اور مولوی صاحب موصوف نے اس کتاب کو احمقانہ ترمیم کے ساتھ اپنے مقصد کے موافق درست تحریر کیا جائے چنانچہ مولوی علی حیدر طباطبائی ،مولوی عبدالحلیم شرر، مولوی عبدالغنی ۔ بہاری عہدہ دار اور خود سیکرٹری نے نوبت بہ نوبت اس کتاب کو غور تعمق دیکھا اور اکثر جگہ ترمیم اور اصلاح کی"۔(۳۲)

مولانا فتح محمد خان جالندھری کی کتاب مصباح القواعد کا منظر عام پر آنا تھا کہ تمام ہندوستان سے اہل علم وفضل کی آراء کا سلسلہ شروع ہو گیا بلکہ اس وقت کے جید علماء جن میں مولوی علی حیدر صاحب طباطبائی ، پروفیسر نظام کالج ،مولانا شبلی نعمانی ،خلیفہ عماد الدین، لاالہ شیو لال ، مولوی سید کرامت حسین، منشی وجاہت حسین ، حافظ عبدالرحمٰن سیاح امرتسری اور علامہ محمد اقبال نے اس کتاب کی بہت قدر افزائی کی۔

لالہ شیو لال لکھتے ہیں:" میں نہایت ادب سے حضور کی خدمت میں اردو قواعد کی ایک نئی کتاب مسمّی بہ مصباح القواعد کا تذکرہ کرتا ہوں جسکو خان صاحب مولوی فتح محمد خان جالندھری نے تصنیف کیا اور جو ۱۹۰۴ میں رفاہ عام پریس لاہور مین طبع ہ
۔۔۔۔۔میں بڑے زور سے سفارش کرتا ہوں کہ اس کتاب کی ایک ایک کاپی پنجاب کے تمام افسران ،معائنہ کندہ گان اور ٹرینگ انسٹی ٹیوشنز اور سکینڈری اسکولوں کی لائبریریوں کے لئے مہیا کی جائے اور مصنف کو جس سے میں بالکل واقف نہیں ہوں اسکی محنت و جانفشانی کے صلے میں گورنمنٹ سے انعام عطا فرمایا جائے"۔(۳۳)

جناب سید کرامت حسین صاحب بیریسٹر لا فیلو الہ آباد یونیورسٹی رقمطراز ہیں " جناب

خان صاحب مولوی فتح محمد خان جالندھری کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ جناب موصوف نے مصباح القواعد کا ایک نسخہ مجھ کو عنایت فرمایا کتاب کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ وہ کتاب اپنی قسم کی کم سے کم از بہتیرین کتاب ہے۔اردو کو ایسی کتاب کی بڑی ضرورت تھی۔"(۳۴)

علامہ اقبال نے مولانا فتح محمد خان جالندھری کی کتاب پڑھی اور پکار اٹھے :" میں نے مولوی فتح محمد خان صاحب کی کتاب مصباح القواعد اول سے آخر تک پڑھی مصنف نے مجھ سے فرمائش کی ہے کہ میں اثر کو جوان کی تصنیف نے میرے دل پر کیا ہے معرض تحریر میں لاوں اس لئے میں بڑی خوشی سے لکھتا ہوں کہ مولوی فتح محمد خان صاحب نے اس ضرورت کو جو مدت سے محسوس ہو رہی تھی پورا کر دیا ہے۔"(۳۵)

شمس العلماء ،مولوی ذکاء اللہ دہلوی نے مصباح القواعد کے بارے لکھا "میں نے نحو اردو کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں ۔جن میں اب تک میں مولوی محمد احسن مرحوم کی صرف ونحو اردو کو اس قسم کی کتابوں سے بہتر سمجھا تھا یہ کتاب اس کی ہمسر ہے۔" (۳۶)رائے بہار لالہ پیارے لال صاحب دہلوی سابق انسپکٹر مدراس پنجاب لکھتے ہیں۔ " آپ نے زبان اردو پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔اردو کی ایسی جامع اور دلچسپ قواعد پر مشتمل کتاب اب تک میری نظر سے نہیں گزری"(۳۷)

مولوی خلیفہ عماد الدین مولانا کی کتاب "مصباح اقواعد" بارے لکھتے ہیں "مولانا فتح محمد خان جالندھری کی تازہ تصنیف "مصباح القواعد" میں نے متفرق مقامات میں سے دیکھی اور اسے اردو سیکھنے والوں کے لئے نہایت مفید پایا "

(۳۸) پہلی دفعہ یہ کتاب لاہور کے ناظم برقی پریس سے شائع ہوئی۔اس کتاب پر علمائے عصر کے تبصرے پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا کا فن قواعد اور زبان دانی میں مرتبہ بہت بلند ہے۔

فارسی زبان وادب پر مولانا کی کتاب:۔

عمدہ القواعد:۔مولانا جالندھری نہ صرف اردو ،عربی زبان کے ماہر تھے بلکہ وہ فارسی صرف ونحو پر بھی خاصی دسترس رکھتے تھے۔جیسا کہ انہوں نے فارسی صرف ونحو پر ایک کتاب: ''عمدہ القواعد'' کے نام سے لکھی جو اپنی مثال آپ تھی۔اس کی اہمیت کا اندازہ ہم یوں لگا سکتے ہیں کہ ۱۹۳۸ء میں جب عطر چند اینڈ کپور سنز والوں نے اپنے پریس کی گولڈن جوبلی کے موقعہ پر ایک خاص شمارے کا اہتمام کیا تو اس میں جہاں برصغیر پاک وہند کے دیگر علما،ادبا جن میں ہندو،سکھ اور مسلمان اور عیسائی بھی شامل تھے وہاں مولانا جالندھری کو ان الفاظ سے خراج تحسین پیش کیا گیا:۔

> "The firm requested Mr Ftateh Muhammad Khan of Jullundur to write a number of Urdu and Persian Grammer for the primary ,Middle and High classes .He was the man best fitted for the work and to his great cradit ,acquitted himself nobly of it producing the best Grammers to India at that time. " (39)

یہ کتاب پنجاب یونیورسٹی کے سکولوں کی انٹر کلاسز کے نصابات میں شامل تھی۔مولانا جالندھری کا شمار برصغیر کی ان عظیم ہستیوں میں ہوتا ہے جنہوں نے فی سبیل اللہ اپنی زندگیوں کو صرف اسلام اور مسلمانوں کیلیے وقف کیا ہوا تھا۔ان لوگون کے ہاتھوں لکھی گئیں کتابوں سے خصوصا ہندوستان کے مسلمان قوم نے بڑا استفادہ کیا لیکن ان بزرگوں کی وضعداری کا یہ عالم تھا کہ نہ کبھی خود اپنے بارے میں لکھا اور نہ کسی کو اجازت دی۔قیام پاکستان کے بعد مولانا کے خاندان نے جالندھر سے پاکستان کے صوبہ پنجاب میں سکونت اختیار کر لی۔مولانا کی پوتی (سنیہ خانم) جو بقید حیات ہیں اور فیصل آباد میں اباد ہیں۔ان سے ملاقات کے بعد ان بزگوں کے خاندان کی علم دوستی کا اندازہ ہو گیا تھا۔اللہ تعالی ان کی قبر کو غریق رحمت کرے۔

☆☆☆☆

حواشی

(۱) (ظہور الدین پبلیشرز: مخزن: لاہور، ج:۲، مکالہ نگار حفیظ جالندھری، عنوان: "مولوی فتح محمد جالندھری"، گیلانی پریس، ص:٦

(۲) سنیہ خانم اور راقم الحروف کے درمیان مکالمہ، فیصل آباد، اگست ۲۰۰۲ء (سنیہ خانم مولانا فتح محمد خان جالندھری کے بڑے صاحبزادے نذیر احمد خان کی صاحبزادی ہیں جو مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد میں رہائش پذیر ہیں)

(۳) محمد عثمانی، ڈاکٹر: اردو میں تفسیری ادب پر ایک تاریخی تجزیاتی جائزہ، کراچی، عثمانیہ اکیڈمک ٹرسٹ، تاریخ طباعت موجود نہیں ہے، ص:۹۳

(۴) صالحہ عبدالحکیم شرف الدین: قرآن حکیم کے اردو تراجم: کراچی، ص:۶۲۱۔

(۵) جالندھری، فتح محمد خان: مصباح القواعد، رام پور، ط:۱، ناظم برقی پرنس، ۱۹۱۹ء

(٦) جالندھری، فتح محمد خان: نفائس القصص والحکایات، لاہور، دیباچہ نولکشور لمیٹڈ گیس پرنٹنگ ورکس، ۱۹۱۴م/۱۳۳۲ھ

(۷) ظہور الدین پبلیشرز: مخزن: لاہور، ج:۲، مکالہ نگار: حفیظ جالندھری، عنوان: "مولوی فتح محمد جالندھری"، گیلانی الیکٹرلیس پریس، اپریل ۱۹۴۸ء

(۸) فتح محمد جالندھری، فتح الحمید، لاہور، رفاہ عام سٹیم پریس، دیباچہ ۱۳۲۵ھ

(۹) جالندھری، فتح محمد خان: ارشادات القرآن: لاہور، دخانی پریس، ط:۱، ۱۹۰۳ء

(۱۰) جالندھری، فتح محمد: نفائس القصص والحکایات، ص:۱۱۱ تا ۱۴

(۱۱) جالندھری۔ فتح محمد خان: نفائس القصص والحکایات، دیباچہ، ص ۱۱۴۔

(۱۲) نفس المصدر

(۱۳) نفس المصدر

(۱۴) محمد سلیم :الجمال الادبی فی ترجمۃ معانی القران الکریم للشیخ فتح محمد خان الجالندھری(دراسۃ نقدیۃ)، جامعۃ بنجاب، القسم العربی ،الکلیۃ الشرقیۃ و الاسلامیۃ ،تحت اشراف بروفیسر الدکتور محمد اکرم شوھدری، ۲۰۰۴م

(ب) زاھد ملک: مضامین قرآن، اسلام، العمر پرنٹر، مطبوعات حرمت، ط:۱۹۷۸ء

(ج) معلوماتی خط بنام راقم: مفتی الٰہی بخش اکیڈمی، مہتمم، جناب نور الحسن راشد ،کاندھلہ ،اتر پردیش، ہندوستان،

(۱۵) جالندھری، فتح محمد خان: النخل والرمان، لاہور، نولکشور پریس، ۱۹۱۴م۔ یہ کتاب پنجاب پبلک لائبیریری میں مجود ہے۔

(۱۶) جالندھری، فتح محمد خان: نفائس القصص والحکایات، لاہور۔ دیباچہ، ص ا۔

(۱۷) نفس المصدر

(۱۸) نفس المصدر

(۱۹) نفس المصدر

(۲۰) نفس المصدر

(۲۱) جالندھری، فتح محمد خان: نفیس تحفہ، لاہور، سرورق

(۲۲) جالندھری، فتح محمد خان: نور ہدایت، بغیر عربی متن کے ترجمہ قرآن، لاہور، تاج کمپنی ۱۳۵۴

(۲۳) جالندھری، فتح محمد خان: الوردو الریحان، لاہور، سرورق

(۲۴) جالندھری، فتح محمد خان: الیاقوت والمرجان، لاہور، سرورق

(۲۵) جالندھری، فتح محمد: افضل القواعد، لاہور، سرورق۔

(۲۶) جالندھری، حفیظ: "مولوی فتح محمد جالندھری "مخزن، ۔گیلانی الیکٹرک پریس۔ اپریل ۱۹۲۸ء، ص ۶۷

(۲۷) جالندھری، مولانا فتح محمد: طریق الاملا، لاہور، سرورق۔

(۲۸) جالندھری، فتح محمد: لطیف میوے، لاہور، اتر چند اینڈ کپور سنز ۱۹۱۹م سرورق۔

(۲۹) فتح محمد خان ، جالندھری ء: مصباح القواعد، دیباچہ۔

(۳۰) جالندھری، فتح محمد خان: منھاج القواعد، لاہور، عطر چند اینڈ کپور سنز، ط، ۱۳۱۱ھ/ ۱۹۱۳ء (سرورق)

(۳۱) جالندھری، فتح محمد خان: مصباح القواعد، رام پور، ط:۱، ناظم برقی پرنس، ۱۹۱۹ء، دیباچہ

(۳۲) جالندھری، فتح محمد خان، مصباح القواعد، دیباچہ۔

(۳۳) نفس المصدر

(۳۴) نفس المصدر

(۳۵) نفس المصدر

(۳۶) نفس المصدر

(۳۷) نفس المصدر

(۳۸) نفس المصدر

(۳۹) Uttar Chand Kapur and Sons:House of Kapur,s:Golden Jubilee, Lahore ,1938

ماخذ

(۱) جالندھری، فتح محمد خان: مصباح القواعد، رام پور، ط:۱، ناظم برقی پرنس، ۱۹۱۹ء

(۲) جالندھری، فتح محمد خان: مبادی القواعد، لاہور، ط:۱، منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز، ۱۹۱۹ء

(۳) جالندھری، فتح محمد خان: منہاج القواعد، لاہور، عطر چند اینڈ کپور سنز، ط، ۱۳۱۱ھ/ ۱۹۱۳ء

(۴) جالندھری، فتح محمد خان: الوردوالریحان، لاہور، نولکشور پریس، ط:۱، ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۴ء

(۵) جالندھری، فتح محمد خان: الیاقوت والمرجان: لاہور، نولکشور پریس، ط:۱، ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۴ء

(۶) جالندھری، فتح محمد خان: نفیس تحفہ: لاہور، ط:۱، منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز، ۱۹۱۹ء

(۷) جالندھری، فتح محمد خان: طریق الاملاء: لاہور، منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز، ۱۹۱۹ء

(۸) جالندھری، فتح محمد خان: نفائس القصص والحکایات، لاہور نولکشور پریس، ط:۱، ۱۳۳۲

(۹) جالندھری، فتح محمد خان: ارشادات القرآن: لاہور، دخانی پریس، ط:۱، ۱۹۰۳ء

(۱۰) جالندھری، فتح محمد خان: الاسلام، لاہور، نولکشور پریس، ط:۱، ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۴ء

(۱۱) جالندھری، فتح محمد خان: فتح الحمید، قرآن مجید ترجمہ جدید، لاہور، تاج کمپنی، ۱۳۵۴ھ

(۱۲) جالندھری، فتح محمد خان: نور ہدایت، بغیر عربی متن کے ترجمہ قرآن، لاہور، تاج کمپنی ۱۳۵۴

(۱۳) دھلوی، عبدالقادر: موضح القرآن، لاہور، تاج کمپنی، تاریخ طباعت درج نہیں۔

(۱۴) زاھد ملک: مضامین قرآن، اسلام، العمر پرنٹر، مطبوعات حرمت، ط:۱۹۷۸ء

(۱۵) سنیہ خانم اور راقم الحروف کے درمیان مکالمہ، فیصل آباد، اگست ۲۰۰۲ء (سنیہ خانم مولانا فتح محمد خان جالندھری کے بڑے صاحبزادے نذیہر احمد خان کی صاحبزادی ہیں جو مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد میں رہائش پذیر ہیں)

(۱۶) ظہور الدین پبلیشرز: مخزن: لاہور، ج:۲، مکالہ نگار: حفیظ جالندھری، عنوان: "مولوی فتح محمد جالندھری"، گیلانی الیکٹریس پریس، اپریل ۱۹۴۸ء

(۱۷) محمد عثمانی، ڈاکٹر: اردو میں تفسیری ادب پر ایک تاریخی تجزیاتی جائزہ، کراچی، عثمانیہ اکیڈمک ٹرسٹ، تاریخ طباعت موجود نہیں ہے۔

Uttar Chand Kapur and Sons:House of Kapur,s:Golden Jubilee, Lahore ,1938